88109 ـ اللهم صلى على محمد عدد كمال الله کے الفاظ کہنا

سوال

ہماری مسجد میں نمازیوں کی عادت ہے کہ نماز کے اذکار سبحان اللہ اللہ اکبر اور الحمد للہ کہنے کے بعد وہ مؤذن کی قیادت میں کئی ایك درود پڑھتے ہیں جو درج ذیل ہیں:

1 ـ اللهم صلى وسلم و بارك على سيدنا محمد و على آله عدد كمال الله و كما يليق بلكماله.

2 ـ اللهم صلى وسلم و بارك على سيدنا و على آله عدد اسماء الله و كما يليق بكماله.

3 ـ معروف درود جو درود ابراہیمی کے نام سے معروف ہے.

نوٹ:

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ " عدد کمال اللہ " کے الفاظ جائز نہیں، اور دلیل دیتے ہیں کہ کمال اللہ کے لیے محصور ہے، اور " عدد اسماء اللہ " کے الفاظ کو جائز قرار دیتے ہیں، اس سلسلہ میں آپ کی رائے کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

نماز کے بعد مشروع اذکار میں تسبیح و تحمید و تکبیر شامل ہیں اس کی دلیل درج ذیل حدیث ہے:

کعب بن عجرۃ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" نماز کے بعد ایسے اذکار ہیں جن کو فرضی نماز کے بعد پڑھنے والا یا عمل کرنے والا کبھی خائب و خاسر نہیں ہو سکتا وہ یہ ہیں: (33) مرتبہ سبحان اللہ (33) مرتبہ الحمد للہ اور (34) مرتبہ اللہ اکبر "

صحیح مسلم حدیث نمبر (596).

اور مسلم شریف ہی کی روایت میں ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس نے بھی ہر فرضی نماز کے بعد (33) مرتبہ سبحان اللہ (33) الحمد للہ اور (33) مرتبہ اللہ اکبر پڑھا تو یہ ننانویں ہوئے اور سو پورا کرنے کے لیے " لا إِلَهَ إلا اللَّهُ وَحْدَهُ لا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ "

اللہ تعالی کے علاوہ کوئی معبود برحق نہيں، وہ وحدہ لا شريك ہے اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کی حمد و تعريف اور وہ ہر چيز پر قادر ہے.

کہے تو اس کے سارے گناہ معاف کر ديے جاتے ہيں چاہے وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں "

صحيح مسلم حديث نمبر (597).

اور صحيح بخاری و مسلم ميں ابو ہريرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ:

" فقراء مہاجر افراد رسول کريم صلی اللہ عليہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کيا مالدار لوگ تو بلند درجات لے گئے اور ہميشہ کی نعمتوں کے مالك بن گئے، تو رسول کريم صلی اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

بھئی وہ کيسے تو انہيں نے عرض کيا: وہ بھی اسی طرح نماز ادا کرتے ہيں جس طرح ہم نماز ادا کرتے ہيں، اور روزہ بھی اسی طرح رکھتے ہيں جس طرح ہم روزہ رکھتے ہيں، اور وہ صدقہ و خيرات بھی کرتے ہيں ليکن ہم صدقہ و خيرات نہيں کرتے، اور وہ غلام بھی آزاد کرتے ہيں ليکن ہم نہيں کرتے.

تو رسول کريم صلی اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" کيا ميں تمہيں ايسی چيز نہ بتاؤں جس پر عمل کرو تو تم اپنے سے سبقت لے جانے والوں کے ساتھ مل جاؤ اور تم اپنے بعد والوں سے سبقت لے جاؤ، اور تم سے افضل وہی ہو گا جو تمہارے جيسا عمل کريگا.

تو انہوں نے عرض کيا: کيوں نہيں يا رسول اللہ وسلم آپ ضرور بتائيں، تو رسول کريم صلی اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

تم ہر نماز کے بعد (33) مرتبہ سبحان اللہ (33) الحمد للہ اور (33) مرتبہ اللہ اکبر کہا کرو "

ابو صالح کہتے ہيں: تو يہ مہاجر فقراء صحابہ کرام رسول کريم صلی اللہ عليہ وسلم کے پاس دوبارہ آئے اور عرض کرنے لگے ہمارے مالدار بھائيوں نے اس کے متعلق سنا جو ہم عمل کرتے تھے تو وہ بھی اس طرح کا عمل کرنے لگے ہيں چنانچہ رسول کريم صلی اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" يہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا فرما ديتا ہے "

صحيح بخاری حديث نمبر (843) صحيح مسلم حديث نمبر (595).

يہ عظيم اذکار نماز کے بعد انسان انفرادی طور پر پڑھے، ليکن مؤذن يا امام وغيرہ کی قيادت ميں اجتماعی طور پر يہ اذکار پڑھنا بدعات ميں شامل ہوتا ہے؛ کيونکہ يہ کيفيت نبی کريم صلی اللہ عليہ وسلم سے ثابت نہيں، اور اہل علم نے

بھی اس پر تنبیہ کی ہے.

امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" میرا اختیار یہ ہے کہ امام اور مقتدی نماز کے بعد اذکار کریں، اور یہ خفیہ طور پر ہو، لیکن امام کو چاہیے کہ وہ اذکار بلند آواز سے پڑھے کیونکہ مقتدی اس سے تعلیم حاصل کرینگے پھر وہ خفیہ اور پوشیدہ پڑھے؛ کیونکہ اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

نہ تو آپ اپنی نماز بلند آواز سے پڑھیں اور نہ بالکل پوشیدہ بنی اسرائیل (110).

یعنی اپنی دعاء بلند اور خفیہ نہ کریں حتی کہ اپنے آپ نہ سنائیں.

میرے خیال میں ابن زبیر نے جو روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم الا الہ اللہ کہا کرتے تھے، اور ابن عباس نے روایت کیا ہے کہ آپ تکبیر کہا کرتے تھے، جیسا کہ ہم نے روایت بھی کیا ہے.

امام شافعی کہتے ہیں:

" میرے خیال میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تھوڑی بنلد آواز میں اس لیےکہا تا کہ لوگ اس کو سیکھ لیں، کیونکہ ہم نے اس کے ساتھ جو عام روایات درج کی ہیں ان میں سلام پھیرنے کے بعد لا الہ اللہ اور اللہ اکبر کا ذکر نہیں " انتہی

دیکھیں: الام (1 / 127).

شاطبی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

تو پھر بدعت کی تعریف یہ ہوئی کہ دین جو نیا طریقہ اختراع کر لیا جائے اور شریعت کا مقابلہ کرے، اس پر چلنے سے اللہ کی عبادت میں مبالغہ کرنا مقصود ہو، کہ عبادت زیادہ کی جائے تو یہ بدعت کہلاتا ہے...

اور اس میں یہ بھی شامل ہے:

کیفیت و ہئیت کی تعیین کر نے کا التزام کرنا، مثلا ایك ہی آواز میں اجتماعی ذکر کرنا، اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے دن کو جشن منانا اور اسے عید ماننا اور اس طرح کے دوسرے امور.

اور اس میں یہ بھی شامل ہے:

معین عبادات کا معین اوقات میں التزام کرنا جن کی تعیین شریعت میں نہ ملتی ہو، مثلا پندرہ شعبان کو نصف شعبان کا روزہ رکھنا، اور اس رات قیام کرنا " انتہی

دیکھیں: الاعتصام (1 / 37 ـ 39).

اور شیخ جمال الدین القاسمی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" بعض مساجد میں جب امام عصر کی نماز سے سلام پھیرتا ہے تو مؤذن چیخ کر دعاء اور آمین کا کہتا ہے، اور بعض مساجد میں جب نماز سے سلام پھیرا جاتا ہے تو مقتدی بلند آواز سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کمالیۃ پڑھنا شروع کر دیتے ہیں ایسا کرنا سنت کے مخالف ہے؛ کیونکہ سنت تو یہ ہے کہ فرضی نماز کے بعد ہر نمازی خاموشی سے مسنون اذکار کرے.

اور اسی طرح دعاء کے آداب پست آواز رکھنا شامل ہے، اللہ تعالی کا فرمان ہے:

تم اپنے رب سے گڑگڑا کر کے بھی اور چپکے چپکے دعا کیا کرو .

اور پھر ان لوگوں نے اس آیت سے اعراض کرتے ہوئے نہ تو گڑ گڑا کر دعا کی اور نہ ہی خفیہ طور پر چپکے سے" انتہی

دیکھیں: اصلاح المساجد من البدع و العوائد (154).

اور شیخ علی محفوظ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" مکروہ بدعات میں یہ بھی ہے کہ نماز ایك مخصوص طریقہ کے ساتھ آواز بلند کر کے ختم کی جاتی ہے، اور اجتماع ہوتا ہے اور اس پر مواظبت و ہمیشگی کرتے ہیں، حتی کہ عام لوگ یہ اعتقاد کرنے لگے ہیں کہ یہ نماز کی تکمیل میں ہے، اور ایسا کرنا سنت ہے اس کے بغیر چارہ نہیں، اور اس کے ساتھ انفرادی طور پر ایسا کرنا مستحب ہے.

یہ ہئیت بدعت ہے، نہ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ثبوت ملتا ہے، اور نہ ہی صحابہ کرام سے، اور لوگوں نے اسے فرضی نماز کے بعد نماز کا شعار بنا رکھا ہے.....

یہ بلند آواز کے ساتھ کرنا کیسے جائز ہو سکتا ہے حالانکہ اللہ سبحانہ و تعالی تو اپنی کتاب حکیم میں فرماتا ہے:

تم اپنے رب سے گڑگڑا کر کے بھی اور چپکے چپکے دعا کیا کرو یقینا وہ زیادتی کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا .

اس لیے پوشیدہ اور چپکے سے دعا کرنا اخلاص سے زیادہ قریب اور ریاء سے دور ہے " انتہی

دیكھیں: الابداع فی مضار الابتداع (283).

مستقل فتوی كمیٹی كے فتاوی جات میں درج ہے:

سوال:

سنن مؤكدہ كے بعد اجتماعی شكل میں دعا كرنے كے بارہ میں لوگوں میں اختلاف پایا جاتا ہے، ایك گروہ كہتا ہے كہ یہ عمل نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول نہیں اور نہ ہی صحابہ كرام سے، اگر یہ خیر ہوتی تو اس میں وہ ہم سے سبقت لے جاتے كیونكہ وہ ہم سے زیادہ اتباع حق كے حریص تھے.

اور ایك گروہ كہتا ہے كہ سنن مؤكدہ كے بعد اجتماعی دعا مستحب و مندوب بلكہ مسنون ہے، كیونكہ یہ ذكر اور عبادت ہے اور ہر ذكر اور عبادت كم از كم مستحب اور مسنون ہو گا، اور یہ ان افراد كو ملامت كرتے ہیں جو نماز كے بعد دعا كا انتظار نہیں كرتے اور اٹھ كر چلے جاتے ہیں، اس میں آپ كی رائے كیا ہے ؟

جواب:

" دعاء ایك عبادت ہے، اور عبادات توقیف پر مبنی ہیں یعنی جس طرح مشروع ہے اسی طرح بجا لائی جائیگی اس میں كوئی كمی و بیشی نہیں ہو سكتی، اس لیے یہ كہنا جائز نہیں كہ: یہ عبادت من حیث الاصل یا عدد یا ہئیت یا جگہ كے اعتبار سے مشروع ہے، لیكن اگر اس كی كوئی شرعی دلیل مل جائے تو ٹھیك وگرنہ جائز نہیں.

اس كے متعلق نہ تو ہمیں نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم كا كوئی قول اور نہ ہی عمل اور نہ ہی تقریر ملی ہے جو دوسرے گروہ كے دعوی پر دلالت كرتی ہو، اور خیر و بھلائی تو نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم كے طریقہ اور سنت پر عمل كرنے میں ہی پنہاں ہے.

اس كے متعلق نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم كا صحیح احادیث سے جو طریقہ ثابت ہے اور آپ كے بعد خلفاء راشدین اور صحابہ كرام بھی اسی پر عمل پیرا تھے اور ان كے بعد تابعین عظام كا عمل بھی سلام كے بعد ثابت ہے.

اور جو كوئی بھی نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم كے طریقہ كے طریقہ كے خلاف كوئی نیا طریقہ اور كام ایجاد كرتا ہے تو وہ كام مردود ہے، كیونكہ نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم كا فرمان ہے:

" جس كسی نے بھی كوئی ایسا عمل كیا جس پر ہمارا حكم نہیں تو وہ عمل مردود ہے "

اس لیے جو امام فرضی نماز میں سلام كے بعد دعا كرتا اور مقتدی اس كی دعا پر آمین كہتے ہیں اور سب نے ہاتھ اٹھائے ہوتے ہیں اس سے اس عمل كی دلیل طلب كی جائیگی جو اس كے اس عمل كو ثابت كرے وگرنہ یہ عمل اس پر

مردود ہے.

اور اسی طرح جس نے بھی نوافل کے بعد ایسا کیا اس سے بھی اس کی دلیل طلب کی جائيگی جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

کہہ دیجئے تم اپنی دلیل لاؤ اگر تم سچے ہو .

اور اس کے متعلق تو ہمیں کتاب و سنت سے کسی دلیل کا علم نہیں، جو اس کی مشروعیت پر دلالت کرتی ہو جس کا دوسرا گروہ گمان کر رہا ہے کہ سوال میں مذکور ہیئت اور شکل میں اجتماعی دعا اور ذکر کرنا مشروع ہے" انتہی

دیکھیں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (7 / 98).

حاصل یہ ہوا کہ اجتماعی ذکر اور تسبیح و تحمید یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا - چاہے وہ کسی بھی صیغہ اور الفاظ میں ہو - سنت نہیں بلکہ بدعات اور دین میں زیادتی شمار ہوتی ہے.

دوم:

درود کمالیۃ ا ن کے مطابق درج ذیل ہے:

" اللهم صلي وسلم وبارك على سيدنا محمد وعلى آله عدد كمال الله وكما يليق بكماله "

یہ درود نہ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے، اور نہ ہی صحابہ کرام میں سے کسی صحابی سے منقول ہے، اور نہ ہی یہ سب سے بہتر اور افضل صیغہ اور الفاظ ہیں جیسا کہ بعض لوگ خیال کرتے ہیں، بلکہ افضل الفاظ اور صیغے تو وہ ہیں جس کی تعلیم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو دی اور وہ درود ابراہیمی ہے جو تشہد میں پڑھا جاتا ہے.

بخاری اور مسلم میں عبدالرحمن بن ابی لیلی سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں مجھے کعب بن عجرۃ رضی اللہ تعالی عنہ ملے اور فرمانے لگے: کیا میں تجھے کوئی ہدیہ اور تحفہ نہ دوں ؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا: ہمیں یہ تو معلوم ہو چکا ہے کہ آپ پر سلام کس طرح پڑھا کریں، تو آپ پر درود کس طرح پڑھا کریں ؟

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کہا کرو:

" اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا

بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ "

اے اللہ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی آل پر رحمتیں نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر رحمتیں نازل فرمائیں، یقینا تو حمد کے لائق اور بزرگی والا ہے، اے اللہ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی آل پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر برکت نازل فرمائی، یقینا تو حمد کے لائق اور بزرگی والا ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (6357) صحیح مسلم حدیث نمبر (406).

اور بخاری و مسلم میں ہی ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام نے عرض کیا اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم آپ پر درود کس طرح پڑھا کریں ؟

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم یہ کہا کرو:

" اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ "

اے اللہ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی ذریت اور ان کی ازواج مطہرات پر رحمتیں نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر رحمتیں نازل فرمائیں، یقینا تو حمد کے لائق اور بزرگی والا ہے، اے اللہ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی ذریت اور ان کی ازواج مطہرات پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر برکت نازل فرمائی، یقینا تو حمد کے لائق اور بزرگی والا ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (3369) صحیح مسلم حدیث نمبر (6360).

سیوطی رحمہ اللہ " الحرز المنیع " میں لکھتے ہیں:

" میں نے طبقات تاج سبکی میں پڑھا ہے انہوں نے اپنے باپ سے درج ذیل کلمات نقل کیے ہیں:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے کی سب سے اچھی اور بہتر کیفیت وہ ہے جو تشہد میں درود بیان ہوا ہے "

وہ کہتے ہیں:

جو شخص بھی یہ درود (درود ابراہیمی) پڑھتا ہے تو اس نے یقینی طور پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا، اور

جو کوئی اس کے علاوہ کوئی اور الفاظ والا درود پڑھتا ہے تو اس کے مطلوبہ درود پڑھنے میں شك ہے؛ کیونکہ صحابہ کرام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تھا:

اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم آپ پر درود کس طرح پڑھا کریں ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم یہ درود (ابراہیمی) پڑھا کرو، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے صحابہ کی جانب سے اس کو درود قرار دیا.

سیوطی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

میں اپنی نوجوانی کے وقت جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا کرتا تو یہ الفاظ کہتا:

" اللهم صل وبارك وسلم على محمد وعلى آل محمد كما صليت وباركت وسلمت على إبراهيم وعلى آل إبراهيم إنك حميد مجيد "

تو مجھے خواب میں کہا گیا کیا تم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ فصیح اور کلمات کے معانی کو زیادہ جانتے ہو اور تمہیں جوامع فصل الخطاب کا علم ہے ؟ اگر کوئی معنی زائد نہ ہوتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی اسے نہ چھوڑتے.

تو میں اس سے استغفار کیا اور رجوع کرتے ہوئے افضل نص کو وجوب اور استحباب میں استعمال کرنے لگا. انتہی

اور وہ بیان کرتے ہیں: اگر کوئی شخص قسم اٹھائے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر افضل ترین درود پڑھےگا تو نیکی یہی ہے کہ وہ درود ابراہیمی پڑھے" انتہی

منقول از: السنن و المبتدعات تالیف محمد عبد السلام الشقیری صفحہ (232)، اور تاج سبکی کی کلام " طبقات الشافعیۃ الکبری (1 / 185).

سوم:

درود کمالیۃ میں شرعی محذور یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں: " عدد کمال اللہ " تو یہاں ظاہری لفظ کمال اللہ تعالی کو عدد محصور کیا گیا ہے، اس لیے بعض علماء کرام نے اس سے منع کیا ہے جیسا کہ آگے بیان ہو گا.

اور اسی طرح ان کا یہ قول: " عدد اسماء اللہ " ؛ کیونکہ اللہ کے اسماء عدد میں محصور نہیں کیے جا سکتے؛ اس لیے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" میں تجھ سے تیرے ہر اس اسم و نام کے ساتھ سوال کرتا ہوں جو تیرا نام ہے، جس سے تو نے اپنے آپ کو موسوم کیا ہے، یا پھر اپنی کسی مخلوق میں سے کسی ایك کو بتایا ہے، یا اسے اپنی کتاب میں نازل کیا ہے، یا پھر اسے اپنے پاس علم میں غیب میں چھپا کر رکھا ہے "

مسند احمد حدیث نمبر (3704).

ابن عابدین رحمہ اللہ "حاشیۃ ابن عابدین " میں کہتے ہیں:

" تنبیہ:

یہ دیکھنا چاہیے کہ اس طرح مختلف قسم کے درود میں بھی یہ کہا جائیگا مثلا:

" اللهم صل على محمد عدد علمك وحلمك , ومنتهى رحمتك , وعدد كلماتك , وعدد كمال الله "

اور اس کے دوسرے کلمات تو اس سے ایك ہی صفت متعدد ہونے کا واہمہ ہوتا ہے، یا پھر علم وغیرہ کے متعلقات کے ختم ہونے کا شبہ، اور خاص کر " عدد ما أحاط به علمك , ووسعه سمعك وعدد كلماتك " جیسے کلمات میں، کیونکہ اللہ کے علم کی تو انتہاء ہی نہیں، اور نہ ہی اس کی رحمت کی انتہاء ہے، اور نہ اس کے کلمات کی.

اور لفظ عدد وغیرہ دوسرے الفاظ اس کے خلاف ظاہر کرتے ہیں، اور میں نے علامہ الفاسی کی شرح دلائل الخیرات کو دیکھا ہے جس میں اس کی بحث موجود ہے وہ کہتے ہیں:

" ایسے کلمہ کا اطلاق جس سے واہمہ ہو علماء کرام کے ہاں اس کےجواز میں اختلاف پایا جاتا ہے، جس سے واہمہ نہ ہو، یا جو سہل تاویل اور واضح محمل ہو، یا پھر صحیح معنی میں طریقہ استعمال مخصوص ہو.

علماء کی ایك جماعت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کی کیفیات اختیار کی ہیں، ان کا کہنا ہے سب سے افضل کیفیات ہیں، ان علماء میں عفیف الدین الیافعي اور شرف البارزی اور بہاء بن القطان شامل ہیں اور ان سے ان کے شاگرد المقدسی نے نقل کیا ہے. اھـ

میں کہتا ہوں: ہمارے آئمہ کی کلام کا مقتضی یہ ہے کہ ایسا نہ کیا جائے، لیکن صرف اس میں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وارد اور ثابت ہے، اس لیے ذرا غور تو کریں " انتہی

دیکھیں: حاشیۃ ابن عابدین (6 / 396).

اور یہ بیان کیا جا چکا ہے کہ وہ کیفیت جو آپ نے سوال میں بیان کی ہے وہ سنت سے ثابت نہیں، حتی کہ اگر اس

کیفیت میں درود ابراہیمی بھی پڑھا جائے تو صحیح نہیں ہو گا، اللہ تعالی ہمیں اور آپ کو ایسے عمل کرنے کی توفیق دے جس سے وہ راضی ہوتا ہے اور محبت کرتا ہے.

واللہ اعلم .